سوال

کے دودھ(48) حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کے ہسپتالوں میں ناقص الخلقت نوزائیدہ بچوں کو دودھ بینکوں کا دودھ پلایا جاتا ہے جوکہ ان کی صحت کے لیے ضروری ہے، کیا ایسے دودھ سے رضاعت ثابت ہوجاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

ع پر جرمنی میں مقیم ایک عرب عالم نے، جوکہ ماہر فلکیات، طب اور طبیعات ہیں، سیر حاصل بحث کی ہے، ڈاکٹر محمد ہواری کے نام سے معروف ہیں۔ ذیل میں ان کی بحث کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

ماں کا دودھ کی افادیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا، خاص طور پر ان بچوں کے لیے جو قدرتی ولادت کی مدت سے قبل پیدا ہوجاتے ہیں۔ ان کے لیے ماں کا دودھ نہ صرف امراض کے مقابلے میں قوت برداشت پیدا کرتا ہے بلکہ اعضائے تنفس اور اعضائے ہضم کو لاحق ہونے والے التہابات سے بھی بچاتا ہے۔ مار

1۔ ماں کا دودھ جو اس کے اپنے بچے کو پلانے کے لیے محفوظ کیا جاتا ہے۔

2۔ کسی بھی عورت کا دودھ جس کے ساتھ کسی دوسری عورت کا دودھ بھی ملایا جاسکتا ہے اور کسی بھی ضرورت مند بچے کو دیا جاسکتا ہے۔

ھ سے رضاعت کا حکم ثابت ہوتا ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''رضاعت سے بھی وہ حرمت ثابت ہوتی ہے جوکہ نسب سے ثابت ہوتی ہے۔،،

با 1985:

و(1)گیا۔

ا(2)۔

ں(3)۔

ں(4)۔

ن ہم سمجھتے ہیں کہ مغرب میں مقیم مسلمانوں کے لیے اس مسئلہ میں مزید بحث اور تحقیق کی گنجائش ہے، وہ اس لیے کہ دودھ بینکوں کی تعداد میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہورہا ہے۔

ین شرعی احکام کا خلاصہ یہ ہے: رضاعت اس عمل کا نام ہے جس کے نتیجے میں ایک بچے کے معدے میں عورت کا دودھ پہنچتا ہے اور بقول جرجانی: ''رضاعت نام ہے بچے کا مدت رضاعت میں ایک عورت کی چھاتی سے دودھ کا چوسنا۔،،

، کا حکم: ارشاد الٰہی ہے:

کُمُ الّٰتی اَرضَعنَکُم وَاَخَوٰتُکُم مِنَ الرَّضـٰعَةِ...۲۳... سورة النساء

''(اور حرام ہیں تم پر) تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا اور رضاعت کی وجہ سے تمہاری بہنیں۔،،)النساء 4 23)

ث: 2645 وصحیح مسلم، الرضاع، حدیث: 1446-1447)

ت کی شرائط:

کے نزدیک جس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے، وہ ولادت کے بعد شروع کے دو سال ہیں، جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالوٰلِدٰتُ يُرضِعنَ أَولـٰدَهُنَّ حَولَينِ كامِلَينِ...۲۳۳... سورة البقرة

''مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو،،

قرہ 2:233)

ارشاد فرمایا:

ہرًا...۱۵... سورة الاحقاف

''اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔،، (الاحقاف 46 15)

بداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا «لا رضاع الا شد العظم و انبت اللحم»

معتبر ہے جو ہڈیوں کو مضبوط بنائے اور گوشت کو اگائے۔،،

ﷺ ان کے گھر داخل ہوئے، جہاں ایک آدمی موجود تھا تو نبی ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، جس پر انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ تو میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھی طرح دیکھ بھال کرلو کہ تمہارے بھائی کون ہیں، اس لیے کہ رضاعت کا اعتبار بھوک (دودھ کی حاجب) کے زمانے سے:

کے لیے کتنی دفعہ دودھ پیا جائے؟ :

، علم کی آراء میں سے ایک رائے یہ ہے کہ چاہے تھوڑا دودھ پیا جائے یا زیادہ، حرمت ثابت ہوجاتی ہے، اس لیے کہ قرآن میں رضاعت کا لفظ مطلق وارد ہوا ہے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ کم سے کم تین دفعہ پیا جائے۔ تیسری رائے یہ ہے کہ کم سے کم پانچ دفعہ پیا جائے۔

ی 1452)

دفعہ سے کیا مراد ہے؟ :

س سے مراد بچے کا چھاتی سے اس وقت تک دودھ پینا ہے جب تک کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا منہ نہ ہٹالے، رکاوٹ کا مطلب ہے کہ سانس لینے کی بنا پر یا بطور کھیل یا دودھ پلانے والی کے خود اسے ہٹانے کے بغیر اس نے اپنی مرضی سے دودھ چھوڑ دیا ہو۔ اس طرح اگر پانچ مرتبہ دودھ پیے تو حرمت ثابت

سے کون کون سے رشتے ثابت ہوتے ہیں؟ :

بچے نے جس عورت کا دودھ پیا ہے وہ اس کی رضاعی ماں اور اس کا شوہر اس کا رضاعی باپ کہلائے گا، یعنی ایسی عورت سے نکاح کرنا ناجائز ہوگا اور اس کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا یا سفر کرنا جائز ہوگا، اس کے علاوہ اس بچے کی اولاد اور اولاد کی اولاد کا رشتہ بھی رضاعی ماں سے بحیثیت دادی یا نانی قائم ہوجائے گا۔

انے والی عورت کے اور اس کے شوہر (جس کی وجہ سے دودھ اترا ہے) کے بچے دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بھائی اور بہن کہلائیں گے۔ ان دونوں کی اولاد کی اولاد رضیع (دودھ پینے والے بچے) کے لیے بمنزلہ بھائیوں اور بہنوں کی اولاد ہوگی۔

دودھ پلانے والی کے بھائی اس دودھ والے بچے کے ماموں اور اس کی بہنیں اس کی خالائیں ہوں گی۔ اس کے شوہر کا باپ اس کا دادا اور ماں اس کی دادی ہوگی۔ اس کے شوہر کے بھائی اس کے چچا اور بہنیں پھوپھیاں ہوں گی۔

اس کے تمام اقرباء جیسے نسب میں اس کے رشتہ دار ہیں اس بچے کے بھی رشتے دار ہوں گے۔

پا، ماموں، خالہ، پھوپھی کا مرضعہ (دودھ پلانے والی) کے ساتھ کوئی حرمت کا رشتہ نہیں ہوگا، یعنی مرضعہ اس بچے کے باپ، بھائی چچا، ماموں سے نکاح کرسکتی ہے۔

کا شوہر بچے کی ماں، بہن، خالہ، پھوپھی سے نکاح کرسکتا ہے اور اس طرح اس عورت کے بچے یا اس کے شوہر کے بچے، رضیع کے بہن بھائیوں سے رشتہ ازدواج قائم کرسکتے ہیں۔

دھ بینکوں کے بارے میں دوسرا نقطہ نظر:

کے ایک فاضل عالم (ڈاکٹر یوسف قرضاوی) کی رائے میں دودھ بینک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، ان کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے:

1۔ کیا رضاعت کا سبب صرف ہڈیوں کا مضبوط بنانا اور گوشت کا اگانا ہے؟ اگر اسے سبب مانا جائے تو پھر کسی بھی خاتون کے خون کے عطیہ کے بارے میں کیا کہا جائے گا، وہ اس لیے کہ خون سے دودھ کی نسبت زیادہ قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ بقول ابن حزم قرآں نے دودھ پلانے والی کو ماں (امہات

ں (1ے۔

ا (2ئے؟

ں (3وتی۔

مہ لکھتے ہیں:

''اگر رضاع کے وجود میں شک ہو یا اس کے عدد کے بارے میں کہ پورے پانچ مرتبہ ہوا یا نہیں؟ تو حرمت ثابت نہیں ہوگی کیونکہ یقین شک کی بنا پر زائل نہیں ہوتا جیسا کہ طلاق کے ہونے یا نہ ہونے میں شک ہو۔،،

اس رائے کے حامل شیخ عبداللطیف حمزہ سابق مفتی مصر بھی رہے ہیں، یعنی دودھ بینک سے حاصل کردہ دودھ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور اس رائے سے شام کے مشہور عالم مصطفیٰ الزرقاء نے بھی اتفاق کیا ہے۔

ار جحان بھی اسی رائے کی طرف ہے، الا یہ کہ دودھ بینک میں ہر عورت کا دودھ علیحدہ علیحدہ محفوظ کیا گیا ہو اور اس عورت کا نام و پتہ بھی بچے کے کفیلوں کو دیا جائے لیکن اگر یہ دودھ مختلف ہو تو پھر مندرجہ بالا دلائل کی بنا پر حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

حلال وحرام کے مسائل، صفحہ: 349

محدث فتویٰ